© rasailojaraid.com

تذکرہ ہے۔ ہندوستان کی مسلم حکومتوں کو مصنف نے بار بار اسلامی ریاست (الدولۃ الاسلامیہ) اور اسلامی حکومت (الحکومۃ الاسلامیہ) کے نام سے یاد کیا ہے، جو صحیح نہیں۔ غالباً یہ سہوِ قلم کا نتیجہ ہے۔

رسالہ کے آغاز میں مصر کے مشہور مسلمان صاحبِ قلم، سید محب الدین خطیب نے مصنف کا تعارف کرایا ہے۔ اس مختصر "تعارف نامہ" میں ان کی "ندویت" کی مناسبت سے ان کے اور ہمارے استاذ مولانا سید سلیمان ندوی اور استاذ الاساتذہ مولانا شبلی نعمانی مرحوم کا ذکر بھی آگیا ہے، اور بڑی محبت اور احترام کے لہجے میں۔

(ج) تیسرے پمفلٹ میں مصنف نے الاخوان المسلمون والوں سے باتیں کی ہیں۔ یہ باتیں اچھی، معقول اور دلنشیں انداز میں کی گئی ہیں، مگر توقع کے خلاف ژولیدگیِ فکر یہاں اور نمایاں ہے۔ مصر میں اقامتِ دین کے علم برداروں کو لائق مصنف یہ سمجھانا چاہتے ہیں کہ حکومت اور نظامِ حکومت کے قیام کا مطالبہ اسلام میں مطلوب و مقصود نہیں۔ حکومت، تو اللہ کی طرف سے انعام ہے۔ یہ طلب نہیں کی جاتی۔ کہنا یہی چاہتے ہیں، مگر کہتے ہوئے ڈرتے بھی ہیں۔ اور اسی لیے اس موقع پہ ان کے بیان میں تضاد سا رونما ہو گیا ہے۔ ایک طرف تو وہ کہتے ہیں کہ "حکومت طلب نہیں کی جاتی۔ یہ نتیجہ کے طور پر خود بخود ظہور میں آتی ہے، جیسے ایک درخت اپنے وقت پر پھل دینا شروع کرتا ہے"۔ پھر آگے چل کر فرماتے ہیں:۔

"لیکن دعوت کے کسی مرحلے میں ۔۔۔ دعوت کے پھیل جانے اور دل و دماغ میں جاگزیں ہو جانے کے بعد ۔۔۔ اگر یہ کام حکومت کے بغیر ناممکن ہو، تو ہم دعوت اور دین کی خاطر اس کے لیے جدوجہد کریں گے، جیسے وضو کے لیے پانی کے حصول کی جدوجہد کرتے ہیں۔ لیکن اسی ذہنیت اور اسی کردار اور پاکیزگیٔ اخلاق کے ساتھ ۔۔ الخ الخ۔ (ص ۲۴)

۱؎ ص ۲۱ (ملخص)

© rasailojaraid.com